بادشاہوں کی ہڈیاں

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے (24 صَفْحات) کا یہ رسالہ مکمّل پڑھ لیجئے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

شَفاعت کی بشارت

رَحْمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: جو مجھ پر روزِ جُمُعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَنقول ہے کہ ایک بادشاہ شکار کیلئے نکلا مگر جنگل میں اپنے مُصاحِبوں سے بچھڑ گیا۔ اُس نے ایک کمزور اور غمگین نوجوان کو دیکھا جو انسانی **ہڈّیوں** کو اُلٹ پلٹ رہا ہے، پوچھا: تمہاری یہ حالت کیسے ہوگئی ہے؟ اور اس سُنسان بیابان میں اکیلے کیا کر رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا :

؎: یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اِجتماع (بابُ الاسلام سندھ) ۱، ۲، ۳ صفر المظفر ۱۴۲۴ھ بروز اتوار (2003ء صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی) میں فرمایا تھا۔ کافی ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **-مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

میرا یہ حال اِس وجہ سے ہے کہ مجھے طویل سَفَر دَرپیش ہے۔ دو مُؤَکَّل (دن اور رات کی صورت میں) میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور مجھے خوف زدہ کرکے آگے کو دوڑا رہے ہیں۔ یعنی جو بھی دن اور رات گزرتے ہیں وہ مجھے موت سے قریب کرتے چلے جا رہے ہیں، میرے سامنے تنگ و تاریک تکلیفوں بھری قَبْر ہے، آہ! گلنے سڑنے کیلئے عنقریب مجھے زیرِ زمین رکھ دیا جائے گا، ہائے! ہائے! وہاں تنگی و پریشانی ہوگی، وہاں مجھے کیڑوں کی خوراک بننا ہوگا، میری ہڈّیاں جدا جدا ہو جائیں گی اور اسی پر اِکتِفا نہیں بلکہ اسکے بعد قِیامت برپا ہوگی جو کہ نہایت ہی کَٹھِن مَرحلہ ہوگا۔ معلوم نہیں بعد اَزاں میرا جنّت ٹھکانا ہوگا یا مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہنّم میں جانا ہوگا۔ تم ہی بتاؤ، جو اتنے خطرناک مَراحِل سے دوچار ہو وہ بھلا کیسے خوشی منائے؟ یہ باتیں سُن کر **بادشاہ** رنج و ملال سے بے حال ہوکر گھوڑے سے اُترا اور اس کے سامنے بیٹھ کر عَرض گزار ہوا: اے نوجوان! آپ کی باتوں نے میرا سارا چَین چھین لیا اور دل کو اپنی گِرفت میں لے لیا، ذرا ان باتوں کی مزید وَضاحت فرما دیجئے! تو اُس نے کہا: یہ میرے سامنے جو ہڈّیاں جَمع ہیں انہیں دیکھ رہے ہو! یہ ایسے **بادشاہوں کی ہڈّیاں** ہیں جنہیں دنیا نے اپنی زینت میں اُلجھا کر فریب میں مبتَلا کر دیا تھا، یہ خود تو لوگوں پر حُکومت کرتے رہے مگر غفلت نے ان کے دلوں پر حکمرانی کی، یہ لوگ آخرت سے غافِل رہے یہاں تک کہ انہیں اچانک موت آگئی! ان کی تمام آرزوئیں دھری کی دھری رہ گئیں، نعمتیں سَلب کر لی گئیں، قبروں میں ان کے جِسْم گل سڑ گئے اور آج انتہائی کَسْمپُرسی کے عالَم میں انکی ہڈّیاں بکھری پڑی ہیں۔ عنقریب انکی ہڈِّیوں کو پھر زندگی ملے گی اور ان کے جسم مکمّل ہو جائیں گے، پھر انہیں انکے اعمال کا بدلہ

ملے گا، اور یہ نعمتوں والے گھر جنّت یا عذاب والے گھر دوزخ میں جائیں گے۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ نوجوان **بادشاہ** کی آنکھوں سے اَوجھل ہو کر معلوم نہیں کہاں چلا گیا! اِدھر خُدّام جب ڈھونڈتے ہوئے پہنچے تو بادشاہ کا چِہرہ اُداس اور اس کی آنکھوں سے سیلِ اَشک رَواں تھا۔ رات آئی تو بادشاہ نے لباسِ شاہی اتارا اور دو چادریں جسم پر ڈال کر عبادت کیلئے جنگل کی طرف نکل گیا۔ پھر اسکا پتا نہ چلا کہ کہاں گیا۔ (روضُ الرِّیاحِین ص ۲۰۰) اللہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ **کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت میں سفرِ آخرت کی طَوالت اور اس میں پیش آنے والی حالت کا کس قدر رِقّت انگیز بیان ہے۔ پُراَسرار مُبلّغ نے **بادشاہوں کی ہڈّیاں** سامنے رکھ کر قَبْر وحَشْر کی جو منظر کشی کی وہ واقِعی عبرت ناک ہے۔ قَبْر وحَشْر کا معاملہ نہایت ہولناک ہے مگر اِس سے قبل موت کا مَرحلہ بھی انتِہائی کَرْبناک ہے۔ اِس میں نَزْع کی سختیوں، مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام کو دیکھنے اور بُرے خاتِمے کے خوف جیسے انتہائی ہوش رُبا معاملات ہیں۔ چُنانچِہ

کانٹے دار شاخ

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الْاَحْبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: اے کعب (رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ)! ہمیں موت کے بارے میں بتاؤ! حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الْاَحْبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے عَرض کی: موت اُس ٹَہنی کی مانند ہے جس میں کثیر کانٹے ہوں اور اُسے کسی شخص کے پیٹ میں داخل کیا جائے اور جب ہر کانٹا ایک ایک رگ میں پیوست ہو جائے پھر کوئی کھینچنے والا اُس شاخ کو زور سے کھینچے تو وہ (کانٹے دار

ٹہنی) کچھ (گوشت کے ریشے وغیرہ) ساتھ لے آئے اور کچھ باقی چھوڑ دے۔(مصنّف ابن ابی شیبۃ ج ۸ ص ۳۱۲ حدیث ۱۲۲)

تلوار کی ہزار ضربیں

حضرتِ علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم جہاد کی ترغیب دلاتے اور فرماتے، اگر تم شہید نہیں ہوگے تو مرجاؤ گے! اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تلوار کی ہزار ضربیں بھی میرے نزدیک بستر پر مرنے سے آسان ہیں۔

(اِحیاءُ العلوم ج ٥ ص ٢٠٩)

خوفناک صورت

ایک رِوایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام سے فرمایا: کیا تم مجھے وہ صورت دکھا سکتے ہو! جس سے کسی گناہ گار کی روح قَبْض کرتے ہو۔ مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: آپ عَلَیْہِ السَّلام سہہ نہیں سکیں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: کیوں نہیں (میں دیکھ لوں گا)۔ اُنہوں نے کہا: تو آپ مجھ سے الگ ہو جایئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام الگ ہو گئے۔ پھر جب اُدھر مُتَوَجِّہ ہوئے تو مُلاحظہ کیا، کالے کپڑوں میں ملبوس ایک سیاہ فام شَخْص ہے جس کے بال کھڑے ہیں، بدبُو آرہی ہے اُس کے مُنہ اور نتھنوں سے آگ اور دُھواں نکل رہا ہے۔ (یہ دیکھ کر) حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر بے ہوشی طاری ہوگئی، جب ہوش آیا

تو مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام اپنی اصل حالت پر آ چکے تھے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے مَلَکُ الْموت (عَلَیْہِ السَّلام)! موت کے وَقْت صرف تمہاری صورت دیکھنا ہی گناہ گار کیلئے بَہُت بڑا عذاب ہے۔ (اِحیاءُ العلوم ج ۵ ص ۲۱۰)

موت کا راج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کے جھٹکوں اور نَزْع کی سختیوں کا عِلْم ہونے کے باوُجود افسوس! ہم اِس دنیا میں اطمینان کی زندَگی گزار رہے ہیں، آہ! ہمارا ہر سانس موت کی طرف گویا ایک قدم اور ہمارے شب و روز موت کی جانب گویا ایک ایک میل ہیں۔ چاہے کوئی زندَگی کی کتنی ہی بہاریں لوٹنے میں کامیاب ہو جائے مگر اسے موت کی خزاں سے دوچار ہونا ہی پڑے گا۔ کوئی چاہے کتنا ہی عیش و عشرت کی زندگی گزارے مگر موت تمام تر لذّتوں کو خَتْم کر کے رہے گی۔ کوئی خواہ کتنا ہی اَہل و عیال اور دوست واَحباب کی رونقوں میں دِلشاد ہو لے مگر موت اُسے جدائی کا غم دے کر رہے گی، آہ! کتنے مغرور آبرو دار موت کے ہاتھوں ذلیل وخوار ہو گئے، نہ جانے کتنے ظالم حکمرانوں کو موت نے ان کے بُلند محلّات سے نکال کر قَبْر کی کال کوٹھڑی میں ڈال دیا۔ نہ جانے کیسے کیسے افسروں کو موت نے کوٹھیوں کی وسعتوں سے اٹھا کر قَبْر کی تنگیوں میں پہنچا دیا، کتنے ہی وزیروں کو بنگلوں کی چکا چوند روشنیوں سے قَبْر کی تاریکیوں میں مُنتقِل کر دیا۔ آہ! موت ہی کے سبب بَہُت سارے دولہے مچلتے ارمانوں کے ساتھ آراستہ و پیراستہ حَجلَۂ عروسی میں داخِل ہونے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی تنگ و

تاریک قبروں میں چلے گئے، نہ جانے کتنے ہی نوجوان **شادی** کی مَسرّتوں کے ذَرِیعے اپنی جوانی کی بہاریں دیکھنے سے قبل ہی موت کا شکار ہوکر وَحشت ناک قبْروں میں جا پہنچے۔

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتِبار ــــ تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے ــــ خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
چل دیئے دنیا سے سب شاہ و گدا ــــ کوئی بھی دنیا میں کب باقی رہا!
تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟
تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟ (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص٧٠٩، ٧١١)

ویران محلّات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْصِیَت پر ڈَٹے رہنے کے سبب اگر دُنیا بھی جاتی رہی اور دین بھی برباد ہوگیا تو کیا کروگے! **اللہ تبارَکَ وَتعالٰی** پارہ 17 **سُوْرَۃُ الْحَجّ** کی 45 ویں آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

فَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ هِیَ ظَالِمَةٌ فَهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِیْدٍ ﴿۴۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کتنی ہی بستیاں ہم نے کھپادیں [١] کہ وہ ستم گار [٢] تھیں، تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھی [٣] پڑی ہیں اور کتنے کُنویں بیکار پڑے [٤] اور کتنے محل گچ کیے ہوئے [٥]۔

[١] یعنی وہاں کے رہنے والوں سمیت ہلاک کردیں۔ [٢] یعنی ظالم کُفّار پر مشتمل ۔ [٣] گِری۔ [٤] یعنی ان سے کوئی پانی بھرنے والا نہیں۔ [٥] یعنی وِیران پڑے ہیں۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

قَبْر کی تاریکیاں

حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ دَورانِ خُطبہ فرمایا کرتے : کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اِترانے والے؟ کدھر گئے وہ بادشاہ جنہوں نے عالیشان شہر تعمیر کروائے اور انہیں مضبوط قلعوں سے تقویَت بخشی؟ کدھر چلے گئے میدانِ جنگ میں غالِب آنے والے؟ بے شک زمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب یہ قَبْر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں سبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔

(کتاب ذم الدنیا مع موسوعة لابن ابی الدنیا ج۵ ص۳۸ حدیث۴۶)

غفلت کی چادر تانے سونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا صِدِّیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیں قَبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دلا کر خوابِ غفلت سے بیدار فرما رہے ہیں۔ شدّتِ موت کو سہنا، تاریکیٔ گور، اُس کی وَحْشت، کیڑے مکوڑوں کی خوراک بننا، ہڈِّیوں کا بوسیدہ ہو جانا، تا قیامت قَبْر میں پڑے رہنا اور حَشْر و حسابِ اعمال، ان تمام معاملات کو جاننے کے باوُجود غفلت کی چادر تان کر سوئے رہنا یقیناً تشویشناک ہے۔

گِریۂ عُثمانی رضی اللہ تعالٰی عنہ

حضرتِ سیِّدُ نا ذُوالنُّورَین، جامعُ الْقراٰن عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جب کسی قَبْر کے قریب کھڑے ہوتے تو اِس قدر روتے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی داڑھی مُبارَک تَر ہو جاتی۔

اِس بارے میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اِستِفسار کیا گیا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ جنّت و دوزخ کے تذکرے پر اتنا نہیں روتے مگر جب کسی قَبْر کے قریب کھڑے ہوتے ہیں تو اس قدر گریہ و زاری فرماتے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں نے سَیِّدُ الْمُرسَلین ، شفیعُ الْمُذْنِبِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک آخرت کی سب سے پہلی منزل قَبْر ہے، قَبْر والے نے اس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعامَلہ آسان ہے اور اگر اِس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعامَلہ زِیادہ سَخْت ہے۔ (ابنِ ماجہ ج ٤ ص ٥٠٠ حدیث ٤٢٦٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے آقا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دنیا ہی میں بزَبانِ مالِکِ خلد و کوثر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنّت کی بِشارت ملنے کے باوُجُود کس قَدَر خوفِ خدا عزَّوَجَلَّ لاحِق رہتا اور ایک ہماری حالت ہے کہ ہمیں اپنے ٹھکانے کا عِلْم نہیں اس کے باوُجُود گناہوں کے دَلدَل میں اپنے آپ کو دھنساتے چلے جارہے ہیں اور مَعْصِیَت کے اَنْبار کے باوُجُود خوشیوں سے جھومے جارہے ہیں اور قَبْر کی دردناک پکار سے یکسر غافِل ہیں۔

قَبْر کی پُکار

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سَمَرقندی حَنَفی علیہ رحمۃ اللہ القوی نَقْل فرماتے ہیں کہ قَبْر روزانہ پانچ مرتبہ یہ نِدا کرتی ہے، ﴿١﴾ اے آدمی! تُو میری پیٹھ پر چلتا ہے حالانکہ میرا پیٹ تیرا ٹھکانا ہے ﴿٢﴾ اے آدمی! تُو مجھ پر عُمدہ عُمدہ کھانے کھاتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں تجھے

کیڑے کھائیں گے ﴿۳﴾ اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر ہنستا ہے جلد ہی میرے اندر آ کر روئے گا ﴿۴﴾ اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر خوشیاں مناتا ہے عنقریب مجھ میں غمگین ہوگا ﴿۵﴾ اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر گُناہ کرتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں مبتلائے عذاب ہوگا۔ (تَنْبِیْہُ الْغافلین ص ۲۳)

قَبْر روزانہ یہ کرتی ہے پکار　　مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شمار

یاد رکھ! میں ہوں اندھیری کوٹھڑی　　تجھ کو ہوگی مجھ میں سُن وَحْشت بڑی

میرے اندر تُو اکیلا آئے گا　　ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا

تیری طاقت تیرا فن عہدہ ترا　　کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ ترا

دولت دنیا کے پیچھے تُو نہ جا　　آخرت میں مال کا ہے کام کیا

دل سے دنیا کی مَحَبَّت دور کر　　دل نبی کے عشق سے مَعمور کر

لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے

بس مدینے ہی سے رِشتہ جوڑ لے　　(وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۷۰۹-۷۱۱)

رُوح کی دَرْد ناک باتیں

مَنقول ہے کہ رُوح جب جِسْم سے جدا ہوتی ہے اور اُس پر **سات دن** گزرتے ہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرض کرتی ہے: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! **مجھے** اجازت عطا فرما کہ میں اپنے جسم کا حال دریافْت کروں، تو اُسے اجازت مل جاتی ہے۔ پھر وہ اپنی قَبْر کی طرف آتی ہے، اسے دُور سے دیکھتی، اور اپنے جسم کو مُلاحظہ کرتی ہے کہ وہ مُتَغیِّر (یعنی بدلا ہوا) ہے اور اس کے نتھنوں، مُنہ، آنکھوں اور کانوں سے پانی رَواں ہے۔ وہ اپنے جسم سے کہتی ہے: ''بے مثال

حُسن وجمال کے بعد اب تُو اس حال میں ہے!'' یہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔ **پھر سات دن** کے بعد اِجازت لے کر دوبارہ قَبْر پر آتی اور دُور سے دیکھتی ہے کہ مُردے کے مُنہ کا پانی خون ملی پیپ، آنکھوں کا پانی خالص پیپ اور ناک کا پانی خون بن چکا ہے۔ تو اُس سے کہتی ہے: ''اب تو اِس حال پر پَہُنچ چکا ہے!'' یہ کہہ کر پرواز کر جاتی ہے۔ **پھر سات روز** کے بعد اِجازَت لے کر اُسی طرح دُور سے دیکھتی ہے، تو حالت یہ ہوتی ہے کہ آنکھوں کی پُتلیاں چِہرے پر ڈھلک چکی ہیں، پیپ کیڑوں میں تبدیل ہوچکی ہے، کیڑے اُسکے مُنہ سے داخِل ہوکر ناک سے نکل رہے ہیں۔ تب وہ جسم سے کہتی ہے: تو ناز و نِعَم میں پلنے کے بعد اب اِس حال کو پَہُنچ گیا ہے! (الرَّوضُ الْفائق ص ۲۸۳)

نیک شَخْص کی نشانی

حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں، ایک شَخْص نے اِستِفسار کیا، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! لوگوں میں سب سے زیادہ زاہِد کون ہے؟ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شَخْص قَبْر اور گل سڑ جانے کو نہ بھولے، دُنیا کی زینت کو چھوڑ دے، فَنا ہونے والی زندگی پر باقی رہنے والی کو ترجیح دے اور کل آنے والے دن کو اپنی زندگی میں گنتی نہ کرے نیز اپنے آپ کو قَبْر والوں میں شمار کرے۔ (مصنّف ابن ابی شَیْبہ، ج ۸ ص ۱۲۷ حدیث ۱۷)

جیسی کرنی وَیسی بھرنی

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے: بے شک تم گردِشِ ایّام

میں ہو اور موت اچانک آجائے گی، جس نے بھلائی کا بیج بویا عنقریب وہ اُمّید کی فَصل کاٹے گا اور جس نے بُرائی کاشْت کی جلد ہی ندامت کی کھیتی پائے گا۔ ہر کاشْتکار کیلئے اُسی کی کھیتی ہے۔ (اَلزُّھد لاحمد بن حنبل ص۱۸۳ حدیث۸۸۹)

ابھی سے تیّاری کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی عَقْل مَند وہی ہے جو موت سے قَبل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹھا کرلے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لے لے اور یوں قَبْر کی روشنی کا انتِظام کرلے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! **امیر** ہو یا **فقیر**، وزیر ہو یا اُس کا مُشیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپراسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور۔ اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخرت میں کمی رہی، **نَمازیں** قصدًا قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بِلا عُذرِ شَرْعی نہ رکھے، فرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرْعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مُٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خوب گناہوں کا بازار گرم رکھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے **رسول** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی کی صورت میں سوائے حسرت و نَدامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ جب کہ جس نے **اللہ** تعالٰی کو راضی کرلیا جس کے بہت سے طریقے ہیں جن میں سے یہ بھی ہے کہ **جس** نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافِل کی بھی

پابندی کی، رَمَضانُ الْمُبارَک کے علاوہ نَفْل روزے بھی رکھے، کُوچہ کُوچہ، گلی گلی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں، قرانِ کریم کی تعلیم نہ صِرف خود حاصِل کی بلکہ دوسروں کو بھی دی، چوک دَرْس دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی، گھر دَرْس جاری کیا، سُنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلوں** میں باقاعدگی سے سفر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دی، روزانہ **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ اپنے ذِمّے دار کو جَمْع کروایا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے **رسول** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **فَضْل** وکرم سے ایمان سلامت لے کر دنیا سے رُخصت ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی قَبْر میں حَشْر تک رَحمتوں کا دریا موجیں مارتا رہے گا اور نُورِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

قَبْر میں لہرائیں گے تاحَشْر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہو گی جب طَلْعَت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

قِیامت کی مَنظر کشی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آہ! پیدا ہو ہی گئے تو اب مرنا بھی پڑے گا۔ ہائے ہائے! ہم گنہگاروں کا کیا بنے گا! موت کی تکالیف اور قَبْر میں مدّتوں گلتے سڑتے رہنے ہی پر اِکْتِفا نہیں، قَبْروں سے دوبارہ اُٹھنا اور قِیامت کا بھی سامنا کرنا ہے، قِیامت کا دن سَخْت ہولناک ہے اور اس میں کئی دُشوار گزار گھاٹیاں ہیں۔ قِیامت کے بھیانک منظر کا تصوُّر جمانے کی کوشِش کیجئے، آہ! آہ! آہ! ستارے جھڑ جائیں گے اور چاند و سورج کے بے نُور ہونے کے باعِث گھپ اندھیرا چھا جائے گا مگر روشنی خَتْم ہونے کے باوُجود تَپِش برقرار رہے گی۔ اَہلِ مَحْشَر

اسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک آسمان ٹوٹ پڑے گا اور اس کے پھٹنے کی آواز کس قدر بھیانک ہوگی اس کا تصوُّر کیجئے، پہاڑ دُھنی ہوئی روئی کی طرح اُڑ جائیں گے اور لوگ ایسے ہونگے جیسے پھیلے ہوئے پتنگے۔ کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا، بھائی بھائی سے آنکھ نہ ملائے گا، دوست دوست سے مُنہ چھپائے گا، بیٹا باپ سے پیچھا چھڑائے گا، شوہر بیوی کو دُور ہٹائے گا اور بیٹا ماں کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اَلْغَرَض کوئی بھی کسی کے کام نہ آئے گا۔ **سنو! سنو!** دل کے کانوں سے سنو 30 ویں پارے کی **سُوْرَۃُ الْقَارِعَہ** میں قِیامت کی اِس طرح منظر کشی کی گئی ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝٤ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝٥ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۝٦ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۝٧ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۝٨ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ۝٩ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِیَةٌ ۝١١

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شُروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ دل دَہلانے والی، کیا وہ دَہلانے والی؟ اور تُو نے کیا جانا کیا ہے دَہلانے والی۔ جس دن آدمی ہوں گے جیسے پَھیلے پتنگے، اور پہاڑ ہونگے جیسے دُھنکی اُون۔ تو جس کی تولیں[1] بھاری ہوئیں وہ تو من مانتے عیش میں ہیں اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی؟ ایک آگ شُعلے مارتی۔

[1] یعنی وزن میں نیکیاں

نازوں کا پالا کام نہ آئے گا

حضرتِ سیِّدُ نا فُضَیل بن عِیاض رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ بروزِ قیامت ماں اپنے بیٹے سے ملے گی اور کہے گی: اے بیٹے! کیا تو میرے پیٹ میں نہ رہا؟ کیا تو نے میرا دودھ نہ پیا؟ بیٹا عَرض کرے گا: اے میری ماں! کیوں نہیں۔ اِس پر ماں کہے گی: بیٹا! میرے گناہوں کا بوجھ بَہُت بھاری ہے اِس میں سے تو صِرف ایک گُناہ ہی اُٹھالے۔ بیٹا کہے گا: میری ماں! مجھ سے دُور ہوجا، مجھے اپنی فِکر لاحِق ہے، میں تیرا یا کسی اور کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ (الرَّوضُ الفائِق ص ١٥٥)

پسینے میں ڈُبکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تکلیفوں کے علاوہ، بھوکے پیاسے رہنے اور حساب و کتاب کی تکالیف کا بھی سامنا کرنا ہوگا۔ وہاں پر عَرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا جو مُقَرَّبِین ہی کو نصیب ہوگا۔ انکے علاوہ لوگ سُورج کی گرمی میں سِسکتے بِلکتے ہوں گے، کثرتِ اِزْدِحام کے باعِث ایک دوسرے کو دھکّے دے رہے ہوں گے، نیز گناہوں کی ندامت، سانسوں کی حرارت، سورج کی تمازَت اور خوف ودَہشت کے سبب پسینا بہہ کر زمین میں سترّ گز تک جذب ہوجائے گا۔ پھر لوگوں کے گُناہوں کے مُطابِق کسی کے ٹخنوں، کسی کے گُھٹنوں، بعضوں کے سینوں اور بعضوں کے کانوں کی لَو تک چڑھے گا اور کوئی بدنصیب تو اُس میں ڈبکیاں کھارہا ہوگا۔ چُنانچہ

کانوں تک پسینا

حضرتِ سیِّدُ نا عبدُاللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پارہ 30 سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن کی چھٹی آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ﴿۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن سب لوگ ربُّ الْعٰلمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

پھر فرمایا: قِیامت کے دن بعض لوگوں کا پسینا اِس قَدَر ہوگا کہ نِصْف (یعنی آدھے) کانوں تک پَہُنچ جائے گا۔ (بُخاری ج٤ ص٢٥٥، حدیث ٦٥٣١)

پسینے کی لگام

ایک رِوایت میں یوں ہے کہ نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قِیامت کے دن سُورج زمین سے قریب ہوجائے گا تو لوگوں کا پسینا بہے گا بعض لوگوں کا پسینا ان کی ایڑیوں تک، بعض کا نِصْف (یعنی آدھی) پِنڈلیوں تک، بعض کا گُھٹنوں تک، کچھ کا رانوں تک، بعض لوگوں کا کمر تک اور کچھ کا کاندھوں تک اور کچھ کا گردن تک اور کچھ کا مُنہ تک پہنچے گا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دَستِ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ وہ ان کو لگام ڈال دے گا اور بعض کو پسینا ڈھانپ لے گا اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ہاتھ مُبارک کو سرِ انور پر رکھا۔ (مُسنَدِ امام احمدبن حنبل ج ٦ ص ١٤٦ حدیث ١٧٤٤٤)

نظر نہ فرمائے گا

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پارہ 30 سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن کی چھٹی

آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَؕ(۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن سب لوگ ربُّ الْعٰلمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

پھر فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہوگا جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سب کو 50 ہزار سال والے (یعنی قیامت کے) دن جَمْع کرے گا، جیسے تَرکَش میں تیر جَمْع کیے جاتے ہیں پھر تمہاری طرف نظر نہیں فرمائے گا۔'' (اَلْمُستَدرَك لِلْحاکِم ج۵ ص ۷۹۰ حدیث۸۷۴۷)

پچاس ہزار سال تک کھڑے رہیں گے

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: تمہارا اُس دن کے بارے میں کیا خیال ہے جب لوگ پچاس ہزار سال کی مِقدار اپنے قدموں پر کھڑے ہوں گے! اِس میں نہ تو ایک لُقمہ کھانے کو ملے گا اور نہ ہی ایک گھونٹ پانی ملے۔ حتّٰی کہ جب پیاس سے ان کی گردنیں لٹک جائیں گی اور بھوک سے انکے پیٹ جل جائیں گے تو انہیں جانبِ دوزخ لے جا کر کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ تھک ہار کر باہم کلام کریں گے کہ آؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کسی کو سفارش کیلئے درخواست کریں اِس طرح وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف رُخ کریں گے مگر وہ جس نبی عَلَیْہِ السَّلام کی بارگاہ میں حاضری دیں گے وہ انہیں فرمائیں گے: ''مجھے میرے حال پر چھوڑ دو! مجھے میرے اپنے مُعاملے نے دوسروں سے بے نیاز کر دیا ہے نیز عُذر کریں گے کہ اللہ تَعَالٰی نے آج سَخت غَضَب فرمایا ہے کہ اس قدر غضب اس سے

پہلے کبھی نہ فرمایا اور نہ کبھی آیندہ فرمائے گا۔'' حتّٰی کہ مَحبوبِ رَبُّ الْعِزَّت، تاجدارِ رسالت، نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جن کی اجازت ملے گی اُن کی شَفاعت فرمائیں گے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۵ ص ۲۷۳)

کہیں گے اور نبی اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی
مرے حُضُور کے لب پر اَنَا لَھَا ہو گا (ذوقِ نعت)

سزائیں کیسے برداشت ہوں گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قِیامت کی ہولناکیوں اوراہلِ مَحشر کی تکلیفوں کی یہ تو ایک جھلک ہے اور یہ پریشانیاں بھی حساب و کتاب اور جہنَّم کے عذاب سے پہلے کی ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے کہ آج اگر ذرا سی گرمی بڑھ جائے تو ہم تڑپ اٹھتے ہیں، اگر بجلی چلی جائے تو اندھیرے میں ہم پر وَحشت طاری ہو جاتی ہے، ایک وَقْت کے کھانے میں تاخیر ہو جائے تو بھوک سے نِڈھال ہو جاتے ہیں، شدّتِ پیاس میں پانی نہ ملے تو سِسک جاتے ہیں، گرمیوں میں حَبْس ہو جائے (یعنی ہوا چلنا رُک جائے) تو بے قرار ہو جاتے ہیں، سورج کی تَپِش کے سبب پسینے کی کثرت ہو تو بِلبِلا اٹھتے ہیں، ٹریفک جام ہو جائے تو بیزار ہو جاتے ہیں، آنکھ میں اگر گَرْد کا ذرّہ پڑ جائے تو بے چین ہو جاتے ہیں، والِد صاحِب ڈانٹ دیں تو بُری طرح جھینپ جاتے ہیں، اُستاد جھڑک دے تو سہم جاتے ہیں۔ آہ! آہ! آہ! اگر **نماز** قَضا کرنے کے سبب آگ کا عذاب دے دیا گیا، رَمَضانُ الْمُبارَک کا روزہ تَرْک کرنے کی وجہ سے اگر بھوک پیاس مُسلَّط

کردی گئی، **زکوٰۃ نہ دینے** کے باعِث اگر دہکتے ہوئے سکّے جسم پر داغ دیئے گئے، **بدنِگاہی** کرنے کے سبب اگر آنکھوں میں آگ بھر دی گئی، لوگوں کی خُفیہ باتیں، گانے باجے، غیبتیں، گندے چُٹکلے وغیرہ سُننے کی وجہ سے اگر کانوں میں **پگھلا ہوا سیسہ** اُنڈیل دیا گیا، ماں باپ کی نافرمانی اور قَطْعِ رِحْمی (یعنی رشتے داروں سے تعلّقات توڑ دینے) کے باعِث **عذاب** میں مبتَلا کردیئے گئے تو کیا کریں گے؟ اب بھی وَقْت ہے مان جایئے، قِیامت کی راحت اور **مصطَفٰے جانِ رَحمت** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **شَفاعت** کے حُصُول کیلئے صِدْقِ دل کے ساتھ گُناہوں سے توبہ کرلیجئے۔

کر لے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قَبْر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

قِیامت میں آسانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قِیامت کے 50 ہزار سالہ دن میں جہاں **کُفّار** ناقابلِ برداشت تکالیف سے دوچار ہوں گے وہاں **مؤمنین** پر جھوم جھوم کر رَحْمتیں برس رہی ہونگی چُنانچہ سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ قِیامت کا دن مومن پر آسان ہوگا حتّٰی کہ دُنیا میں فرض نماز کی ادائیگی سے بھی تھوڑا وَقْت معلوم ہوگا۔ (مُسنَدِ امام اَحمدبن حنبل ج٤ ص ١٥١ حدیث ١١٧١٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اسی طرح غفلت بھری زندگی گزار کر دنیا سے رُخصت ہوگئے

اور گناہوں کے باعِث **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے **رسول** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ناراض ہوگئے اور اگر ایمان برباد ہوگیا تو خدا کی قسم! سَخت پچھتاوا ہوگا۔ **سنو!** 30 ویں پارے کی **سُوْرَةُ النّٰزِعٰت** کی آیات نمبر 34 تا 41 میں فرمایا جارہا ہے:

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی اُس دن[۱] آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی[۲] اور جہنّم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائیگی، تو وہ جس نے سرکشی کی[۳] اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی، تو بے شک جہنّم ہی اُسکا ٹھکانا ہے۔ اور وہ جو اپنے رب کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نَفس کو خواہِش[۴] سے روکا تو بیشک جنّت ہی ٹھکانا ہے۔

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہمیں موت وقَبْر وحَشْر کی تیاری کی توفیق دے، ہمارا ایمان سلامت رکھ اور نَزْعِ روح میں آسانی دے، سکرات میں اپنے پیارے **حبیب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا جلوہ نصیب فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

مـــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

۱ یعنی جب دوسری بار صُور پھونکنے پر لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ ۲ یعنی دنیا میں جو بھی نیکیاں اور بدیاں کی تھیں اُن کو یاد کرے گا۔ ۳ یعنی حد سے گزرا اور کُفر اختیار کیا۔ ۴ حرام چیزوں کی۔

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا

تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یارب!

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت کی فضیلت** اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ **تاجدارِ رسالت،** شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”قُبُور کی زیارت سنّت ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے قبرِستان کی حاضِری کے 16 مَدَنی پھول

❁ نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے تمہیں زیارتِ قُبُور سے مَنْع کیا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ دُنیا میں بے رَغْبَتی کا سبب اور آخرت کی یاد دلاتی ہے (اِبن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۲ حدیث ۱۵۷۱) ❁ قُبُورِ مسلمین کی زیارت سُنَّت اور

مَزاراتِ اولیائے کرام وشُہدائے عُظّام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام کی حاضِری سعادت بر سعادت اورانہیں ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ) وثواب[1] ❁ (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیرِ مکروہ وَقْت میں) دو رَکْعت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ تَعالٰی اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نُور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا[2] ❁ مَزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو[3] ❁ قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں[4] بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوجائیں ❁ قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو کُفْر ہے[5] ❁ قبرِستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالْمُحتار'' میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے[6] بلکہ نئے راستے کا صِرْف گُمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے[7] ❁ کئی مَزاراتِ اَولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطِر مسلمانوں کی قبریں مِسْمار (یعنی توڑ پھوڑ) کرکے فَرْش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فَرْش پر لیٹنا،

مــــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

[1]: فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ص۵۳۲ [2]: عالمگیری ج۵ص۳۵۰ [3]: ایضاً [4]: فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ص۵۲۲،۵۲۶
[5]: ماخوذاز فتاوٰی رضویہ ج۲۲ص۴۲۳ [6]: رَدُّالْمُحتار ج۱ ص۶۱۲ [7]: دُرِّمُختار ج۳ ص۱۸۳

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔ (عبدالرزاق)

چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت و ذِکرو اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے ۞ زیارتِ قبرِ میّت کے مُواجَہَہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔اِن۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے[1] ۞ قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قِبلے کی طرف پیٹھ اور قَبْر والوں کے چہروں کی طرف مُنہ ہو اِس کے بعد کہئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔

ترجمہ: اے قبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں[2] ۞ جو قبرستان میں داخل ہو کر یہ کہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (اے) گل جانے والے جِسموں اور بوسیدہ ہڈّیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رُخصت ہوئے تو ان پر اپنی رَحْمت اور میرا اسلام پہنچا دے۔ تو حضرتِ سیِّدُنا آدم علیہِ السَّلام سے لے کر اس وقْت تک جتنے مؤمن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفِرت کریں گے[3]

۞ شفیعِ مُجرِمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: جو شخص قبرستان میں داخِل ہُوا پھر اُس نے سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ التَّکَاثُر پڑھی پھر

[1] فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ص۵۳۲ [2] عالمگیری ج۵ص۳۵۰ [3] مُصنَّف ابن اَبی شَیبہ ج۸ ص ۲۵۷

یہ دُعا مانگی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قراٰن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرِستان کے مومن مَردوں اور مومن عورَتوں کو پہنچا۔ تو وہ تمام مومن قِیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارشی ہوں گے[1] ۞ حدیثِ پاک میں ہے: ''جو گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (مکمَّل سورۃ) پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے، تو مُردوں کی گنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا'' [2] ۞ قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں سُوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے[3] ۞ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ''صَحیح مُسلِم شریف'' میں حضرتِ عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی، انھوں نے دَمِ مَرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فَرزند سے فرمایا: ''جب میں مر جاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نَوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے'' [4] ۞ قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب''

[1] شَرحُ الصُّدُور ص ۳۱۱ [2] دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۸۳ [3] فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۴۸۲، ۵۲۵ ملخّصاً [4] مُسلِم ص ۷۵ حدیث ۱۹۲

ہدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو ... سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ... ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

ربیع الاوّل ۱۴۳۸ھ
دسمبر 2016ء

ماٰخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قراٰنِ کریم	✻✻✻✻	الروض الفائق	کوئٹہ
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
مسلم	دار ابن حزم بیروت	تنبیہ الغافلین	دار الکتاب العربی بیروت
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	روض الریاحین	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	شرح الصدور	مرکز اہلسنّت برکات رضا الہند
مصنف ابن ابی شیبہ	دار الفکر بیروت	درمختار	دار المعرفۃ بیروت
مستدرک	دار المعرفۃ بیروت	ردالمحتار	دار المعرفۃ بیروت
کتاب ذم الدنیا	المکتبۃ العصریۃ بیروت	عالمگیری	دار الفکر بیروت
ابن عساکر	دار الفکر بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
جمع الجوامع	دار الکتب العلمیۃ بیروت	حدائق بخشش شریف	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الزہد	دار الغد الجدید المنصورۃ مصر	وسائلِ بخشش (مرمم)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
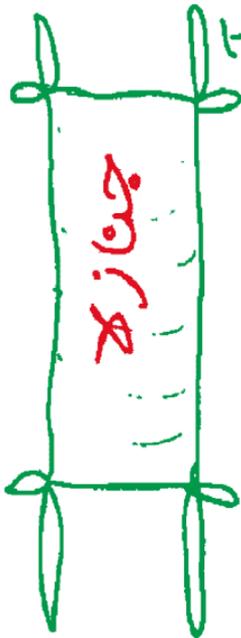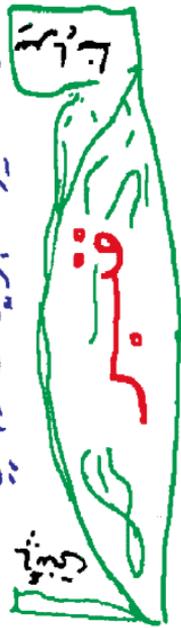
قبر سے مُردے کی ہڈیاں ظاہر ہونے لگیں!

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: "میت کی ہڈی توڑنا گناہ میں زندہ کی ہڈی توڑنے کی طرح ہے۔"[1] "فتاوٰی رضویہ" میں ہے، **سوال:** قدیم قبر اگر کسی وجہ سے کھل جائے یعنی اس کی مٹی الگ ہوجائے اور مُردے کی ہڈیاں وغیرہ ظاہر ہونے لگیں تو اس صورت میں قبر کو مٹی دینا جائز ہے یا نہیں؟ **جواب:** "اس صورت میں اُسے مٹی دینا فقط جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے کہ سترِ مسلم (یعنی مسلمان کا پردہ رکھنا) لازم ہے۔"[2]

---

[1] ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۷۸ حدیث ۱۶۱۷ [2] فتاوٰی رضویہ ج ۹ ص ۴۰۳ ملخصاً

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net